حرمت ربیبہ سے متعلق فقہاء کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ

Analysis of the Opinions of Muslim Jurists Regarding Hurmat-e-Rabiba

احمد رضا[i] ڈاکٹر محمد کریم خان[ii]

Abstract

On the contrary, there is a consensus that falsehood when a person interfere with a woman, her daughter, grandmother, grandmother, and her all-born women, or ethnic-born girls are always forbidden forever on this man, although The wife also divorces her, because she has divorced the wife because of her companions who have been circumcised because of hadith, she is also forbidden to the girl of Makkah. But in the past, sexual events are happening with a daughter-in-law who is in the moment Are there.

Fuqhah has agreed that the father-in-law will be after his mother's husband, when he has intercourse with his mother's mother, although his father-in-law does not belong to him.

The scholars also mentioned that there should be no need to avoid marriage with the contractors because of the weakness of the child, although this is not a Mu'awiyah, but some scholars have prohibited, while the holy Prophet (peace be upon him) There is permanent sanctuary if sexual relationships are established with these relationships, there is a fear of getting sick, so that relationships do not have to be established from the relationships which have eternal chaos.

Key Words: *Rabiba, Hurmat, Fuqha, Bringing up, Nikah e batil*

اس بات پر فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ آدمی جب کسی عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو اس کی بیٹی، پوتی، نواسی اور اس کی ساری رضاعی یا نسبی نسل کی لڑکیاں اس آدمی پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہیں اور منکوحہ کی لڑکی (ربیبہ) بھی اس پر حرام ہو جاتی ہے عصر حاضر میں سوتیلی بیٹی کے ساتھ جنسی واقعات ہو رہے ہیں اخبارات، سوشل میڈیا اور میڈیا میں ایسے واقعات کے بارے میں خبریں آرہی ہیں جو کہ لمحہ فکریہ ہیں۔

ربیبہ کی تحقیق

ربیبہ کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر سعدی ابو حبیب لکھتے ہیں:

"الربیبة: مؤنث الربیب.(ج) ربائب.بنت امرأة الرجل من غیره".[1]

---

[i] ۔ لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، امپیریل یونیورسٹی (ICBS)، لاہور۔

[ii] ۔ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، امپیریل یونیورسٹی (ICBS)، لاہور۔

ربیبہ مؤنث ہے ربیب کی جبکہ ربیب کی جمع ربائب آتی ہے، ربیبہ کہتے ہیں آدمی کی بیوی کی بیٹی جو اس آدمی کے علاوہ سے ہو۔

ربیبہ سے مراد سوتیلی بیٹی ہے جو کسی اور شوہر سے ہو جب کوئی شخص بیوی سے صحبت کر لیتا ہے تو سوتیلی بیٹی بھی محرم بن جاتی ہے۔

ربیبہ سے نکاح حرام ہے:

ربیبہ کی حرمت کے بارے میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

"وَرَبَائِبُكُمُ اللاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ"۔[2]

تمہاری مدخولہ بیویوں کی بیٹیاں جو کہ تمہارے زیر پرورش رہتیں ہیں اور اگر تمہاری ان بیویوں سے صحبت نہیں ہوئی تو ان بیٹیوں سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں۔

ربیبۃ: (یعنی بیوی کے پہلے خاوند سے بچی) ربیبہ اس وقت حرام ہوگی جب مرد نے اس کی والدہ سے دخول کر لیا ہو، لیکن اگر اس کی ماں سے صرف ابھی عقد نکاح ہی ہوا اور دخول نہیں ہوا تھا تو اس صورت میں اس کی بیٹی یعنی ربیبہ حرام نہیں ہوگی۔

ربیبہ کے بارے میں امام بخاری حضور کے فرمان کو نقل کرتے ہیں:

حدثنا الحميدي، حدثنا سفيان، حدثنا هشام، عن أبيه، عن زينب، عن أم حبيبة، قالت: قلت: يا رسول الله، هل لك في بنت أبي سفيان؟ قال: «فأفعل ماذا؟» قلت: تنكح، قال: «أتحبين؟» قلت: لست لك بمخلية، وأحب من شركني فيك أختي، قال: «إنها لا تحل لي»، قلت: بلغني أنك تخطب، قال: «ابنة أم سلمة»، قلت: نعم، قال: «لو لم تكن ربيبتي ما حلت لي، أرضعتني وأباها ثويبة، فلا تعرضن علي بناتكن ولا أخواتكن» وقال الليث، حدثنا هشام: درة بنت أبي سلمة-[3]

حضرت ام حبیبہ بیان کرتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کی ابو سفیان کی بیٹی کے متعلق کیا رائے ہے تو آپ نے پوچھا میں کیا کروں؟ میں نے کہا آپ نکاح کر لیں، آپ نے فرمایا کیا تم یہ پسند کرتی ہو؟ میں نے کہا میں آپ کو چھوڑنے والی نہیں ہوں اور میں یہ پسند کرتی ہوں کہ جو آپ میں میری شریک ہو وہ میری بہن ہو آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں ہے میں نے کہا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ نکاح کا پیغام دے رہے ہیں آپ نے پوچھا ام سلمہ کی بیٹی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اگر وہ میری ربیبہ نہ ہوتی تب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں تھی مجھے اور اسکے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے سو تم اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو مجھے پیش نہ کرو، لیث نے کہا ہمیں ہشام نے حدیث بیان کی ہے ابو سلمہ کی بیٹی کا نام درہ ہے۔

ربیبہ کے بارے میں امام مسلم حضور کے فرمان کو نقل کرتے ہیں:

"أم حبيبة بنت أبي سفيان، قالت: دخل علي رسول الله ﷺ، فقلت له: هل لك في أختي بنت أبي سفيان؟ فقال:أفعل ماذا؟قلت: تنكحها، قال: أو تحبين ذلك؟قلت: لست لك بمخلية، وأحب من شركني في الخير أختي، قال:فإنها لا تحل لي، قلت: فإني أخبرت أنك تخطب درة بنت أبي سلمة، قال: بنت أم سلمة؟ قلت: نعم، قال:لو أنها لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي، إنها ابنة أخي من الرضاعة، أرضعتني وأباها ثويبة، فلا تعرضن علي بناتكن، ولا أخواتكن"۔[4]

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میری بہن عزہ سے نکاح کر لیجئیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :کیا تم اس کو پسند کرتی ہو""؟انہوں نے کہا: ہاں، میں آپ کے پاس اکیلی نہیں ہوں خیر میں میرے ساتھ شریک ہونے کی سب سے زیادہ حقدار میری بہن ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :یہ میرے لیے حلال نہیں ہے ""انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم میں باتیں ہو رہی تھیں کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :ام سلمہ کی بیٹی سے""؟ انہوں نے کہا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :اگر وہ میری ربیبہ نہ بھی ہوتی تب بھی میرے لیے اس سے نکاح درست نہ ہوتا، اس لیے کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھ کو اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، لہٰذا تم اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو مجھ پر نکاح کے لیے پیش نہ کیا کرو۔

حضور کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ ام سلمہ کی بیٹی سے نکاح جائز نہیں کیونکہ وہ مجھ پر حرام ہے اس لیے کہ وہ میری پرورش میں ہے۔

مشہور فقہی قاعدہ ہے:

العقد على البنات يحرم الأمهات، والدخول بالأمهات يحرم البنات.[5]

بیٹیوں سے نکاح کرنے کی صورت میں ان کی ماؤں سے نکاح حرام ہو جاتا ہے اور ماں کے ساتھ جماع کرنے سے ان کی بیٹیوں سے نکاح حرام ہو جاتا ہے۔

ربیبہ جب پرورش میں نہ ہو تو اس سے نکاح کی دلیل:

ربیبہ کے متعلق حضرت علی کا موقف:

حضرت علی فرماتے ہیں کہ اگر ربیبہ پرورش میں ہو تو حرام ہو گی چنانچہ امام ابو بکر عبد الرزاق صنعانی نقل کرتے ہیں:

"مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ قَالَ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ قَدْ وَلَدَتْ لِي فَتُوُفِّيَتْ، فَوَجَدْتُ عَلَيْهَا، فَلَقِيتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ:مَا لَكَ؟، فَقُلْتُ: تُوُفِّيَتِ الْمَرْأَةُ، فَقَالَ:أَلَهَا ابْنَةٌ؟، قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: كَانَتْ فِي حِجْرِكَ؟، قُلْتُ: لَا، هِيَ فِي الطَّائِفِ قَالَ: فَانْكِحْهَا قَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ قَوْلُهُ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ ؟ قَالَ: إِنَّهَا لَمْ تَكُنْ فِي حِجْرِكَ، وَإِنَّمَا ذَلِكَ إِذَا كَانَتْ فِي حِجْرِكَ"۔[6]

حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ میرے عقد میں ایک عورت تھی وہ فوت ہوگئی اس کے بطن سے میرا ایک بچہ تھا میں اس کی وفات پر سخت غمگیں ہوا حضرت علی مجھے ملے فرمایا تجھے کیا ہوا میں نے کہا میری بیوی فوت ہوگئی حضرت علی نے فرمایا کیا اس کی کوئی بیٹی تھی میں نے عرض کی ہاں طائف میں ہے پوچھا کیا اس نے تیری گود میں پرورش پائی میں نے کہا نہیں فرمایا اس سے نکاح کرلے میں نے عرض کیا پھر اس آیت کا مطلب کیا ہوگا "**وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم**" فرمایا وہ بچی تیری گود میں نہ تھی یہ حکم اس وقت ہوتا جب وہ تیری گود میں ہوتی۔

حضرت علی کے قول کے مطابق اگر وہ ربیبہ زیر پرورش نہ ہو تو پھر اس سے نکاح کرنا جائز ہے۔

ابن کثیر سند کے بارے میں لکھتے ہیں:

هذا إسناد قوي ثابت إلى علي بن أبي طالب على شرط مسلم، وهو قول غريب جدا۔[7]

یہ سند قوی ہے اور حضرت علی سے ثابت ہے صحیح مسلم کی شرط پر، لیکن یہ قول بالکل غریب ہے۔

امام بخاری نقل کرتے ہیں:

لو أنها لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي۔[8]

اگر وہ میری ربیبہ نہ ہوتی جس نے میری گود میں پرورش پائی تو پھر بھی وہ میرے لیے حلال نہیں تھی۔

اس سے ثابت ہو کہ حرمت کے لیے زیر پرورش ہونا شرط ہے اگر زیر پرورش نہیں ہے تو نکاح جائز ہے۔

متقدمین اور ظواہر کا موقف:

متقدمین اور اہل ظواہر کے نزدیک اگر بیٹی گود میں نہیں تو نکاح جائز ہے چنانچہ امام قرطبیؒ لکھتے ہیں:

"وشذ بعض المتقدمين وأهل الظاهر فقالوا: لا تحرم عليه الربيبة إلا أن تكون في حجر المتزوج بأمها؛ فلو كانت في بلد آخر وفارق الأم بعد الدخول فله أن يتزوج بها"۔[9]

بعض متقدمین اور ظواہر جدا ہوگئے اور انھوں نے کہا ربیبہ تب حرام ہوگی جب وہ اس کی ماں سے عقد والے کی پرورش میں ہو، اگر ربیبہ دوسرے شہر میں تھی اور اس نے اس کی ماں سے دخول کے بعد علیحدگی اختیار کرلی تو اب وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے۔

متقدمین اور اہل ظواہر نے اختلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں ربیبہ اس وقت حرام ہو گی جب وہ اپنی ماں کے دوسرے شوہر کی پرورش میں ہو اگر وہ پرورش میں نہیں بلکہ دوسرے شہر میں ہے تو اب یہ شخص اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔

ربیبہ کی حرمت کے دلائل؛

يأيها النبي إنا أحللنا لك أزواجك اللاتي آتيت أجورهن۔[10]

اے نبی: ہم نے آپ کے لیے آپ کی ان ازواج کو حلال کر دیا جن کا مہر آپ ادا کر چکے۔

اللہ نے مرد پر اس کی بیویوں کو صرف عقد نکاح سے حلال کیا نہ کہ ان کے مہر ادا کرنے کی وجہ سے کیونکہ اگر کوئی مرد عقد نکاح کے بعد بیوی کو طلاق دے دے اور اس نے مہر ادا نہ کیا ہو تب بھی اس مرد کی اپنی بیوی پہ طلاق واقع ہو جائے گی جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

لا جناح عليكم إن طلقتم النساء ما لم تمسوهن أو تفرضوا لهن فريضة۔[11]

تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنی عورتوں کو اس وقت طلاق دے دو جب تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا تم نے ان کا مہر مقرر نہ کیا ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ بیویوں سے نکاح صحیح ہے خواہ ان کا مہر ادا نہ کیا ہو اس سے پتہ چلا کہ حضور ﷺ کی بیویاں عقد نکاح سے حلال ہو گئیں تھیں۔

مہر ادا کرنے کی قید بطور عادت غالبہ کے ہے کیونکہ عموماً لوگ اپنی بیویوں کا مہر ادا کرتے تھے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر مہر نہ دیا ہو تو نکاح صحیح نہ ہو گا ،اسی طرح ربیبہ کے ساتھ زیر پرورش کی قید بطور غالب عادت کے ہے کیونکہ عام طور پر ربیبہ مرد کے زیر پرورش ہوتی ہے۔

ربیبہ اپنی ماں کے خاوند پر تب حرام ہو گی جب اس نے ربیبہ کی ماں سے دخول کر لیا ہو امام قرطبیؒ لکھتے ہیں:

"واتفق الفقهاء على أن الربيبة تحرم على زوج أمها إذا دخل بالأم، وإن لم تكن الربيبة في حجره"۔[12]

فقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ربیبہ اپنی ماں کے خاوند پر تب حرام ہو گی جب اس نے ربیبہ کی ماں سے دخول کر لیا ہو اگرچہ ربیبہ اس کی پرورش میں نہ ہو۔

ربیبہ کے متعلق جو حضرت علی کا موقف ہے اس کے متعلق علامہ غلام رسول سعیدی نعم الباری میں امام منذر اور طحاوی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

یہ روایت حضرت علی سے ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کو ابراہیم از عبید از مالک بن اوس از حضرت علی روایت کرتے ہیں اور یہ ابراہیم غیر معروف ہے۔[13]

پرورش میں ہونا ضروری نہیں ہے لیکن حرام اس وقت ہو گی جب آدمی نے ربیبہ کی ماں سے دخول کر لیا لیکن اگر دخول نہیں کیا تو نکاح جائز ہے۔

امام بخاری نقل کرتے ہیں:

فلا تعرضن علي بناتكن ولا أخواتكن۔[14]

حضور ﷺ نے فرمایا تم مجھ پر اپنی بیٹیاں اور بہنوں کو پیش نہ کرو۔

اس حدیث میں بیٹیوں کے ساتھ زیر پرورش کی قید نہیں سو یہ حدیث زیر پرورش قید کی نفی کرتی ہے یہ نہیں فرمایا کہ جو بیٹیاں میرے زیر پرورش ہوں۔

ربیبہ سے زیادتی:

سوتیلی بیٹی نے الزام لگایا ہے کہ اس کے سوتیلے باپ اور اس کے سوتیلے بھائی نے کئی بار میرے ساتھ زیادتی کی اور میرے احتجاج پر مجھے جان سے مارنے کی دھمکیاں دی گئیں۔[15]

سوتیلی بیٹی سے جنسی زیادتی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے حالانکہ یہ مقدس رشتہ ہے ایسے واقعات کا سد باب کیا جائے اور حرمت مصاہرت کے متعلق لوگوں کو آگاہی دی جائے۔

ربیبہ کے بارے میں ائمہ اربعہ کی آراء:

ائمہ اربعہ کا موقف یہ ہے کہ ربیبہ عقد کے ساتھ ہی حرام ہو جائے گی جب دخول ہو گا، اگر دخول نہیں ہوا تو بیوی کی بیٹی یعنی ربیبہ سے نکاح جائز ہو گا۔

احناف کا موقف:

ربیبہ کے بارے میں احناف کے موقف کو شمس الائمہ امام سرخسی حنفی لکھتے ہیں:

"فَأَمَّا حُرْمَةُ الرَّبِيبَةِ وَهِيَ بِنْتُ الْمَرْأَةِ لَا تَثْبُتُ الْحُرْمَةُ إلَّا بِالدُّخُولِ بِالْأُمِّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى مِنْ نِسَائِكُمْ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ"۔[16]

پس ربیبہ کی حرمت اور یہ اپنی بیوی کی بیٹی کی حرمت ثابت نہیں ہو گی مگر اسکی ماں کے دخول کے ساتھ اللہ کے فرمان "مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ" کے تحت۔

اس سے ثابت ہو گیا کہ احناف کے نزدیک ربیبہ تب حرام ہو گی اگر اس کی ماں سے دخول کر لیا لیکن اگر ابھی دخول نہیں ہوا تو ربیبہ حرام نہیں ہو گی۔

ربیبہ حرام ہو جاتی ہے زوجہ سے قربت کی وجہ سے چنانچہ علامہ علاء الدین کاسانی لکھتے ہیں:

" أَمَّا بِنْتُ زَوْجَتِهِ فَتُحَرَّمُ عَلَيْهِ بِنَصِّ الْكِتَابِ الْعَزِيزِ إذَا كَانَ دَخَلَ بِزَوْجَتِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَا تُحَرَّمُ لِقَوْلِهِ: وَرَبَائِبُكُمُ اللاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ-[17] وَسَوَاءٌ كَانَتْ بِنْتُ زَوْجَتِهِ فِي حِجْرِهِ أَوْ لَا عِنْدَ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ".[18]

زوجہ کی بیٹی سے نکاح کی حرمت تو نص صریح سے ثابت ہے بشرطیکہ زوجہ سے قربت ہو چکی ہو، اگر زوجہ سے قربت نہیں ہوئی تو پھر بیٹی سے نکاح حرام نہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے "تمہاری مدخولہ بیویوں کی بیٹیاں جو کہ تمہارے زیر پرورش رہتیں ہیں اور اگر تمہاری ان بیویوں سے صحبت نہیں ہوئی تو ان بیٹیوں سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں، برابر ہے کہ اس کی زوجہ کی بیٹی اسکی پرورش میں ہو یا نہ ہو عامۃ العلماء کا یہی مذہب ہے۔

عامۃ العلماء کے نزدیک پرورش میں ہو یا نہ ہو، اگر ربیبہ کی ماں سے دخول ہوا ہے تو ربیبہ حرام ہے اگر دخول نہیں ہوا تو ربیبہ حرام نہیں ہے بلکہ اس سے نکاح جائز ہو گا۔

علامہ کاسانی احناف کی دلیل ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَلَنَا أَنَّ التَّنْصِيصَ عَلَى حُكْمِ الْمَوْصُوفِ لَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْحُكْمَ فِي غَيْرِ الْمَوْصُوفِ بِخِلَافِهِ، إذْ التَّنْصِيصُ لَا يَدُلُّ عَلَى التَّخْصِيصِ فَتَثْبُتُ حُرْمَةُ بِنْتِ زَوْجَةِ الرَّجُلِ الَّتِي دَخَلَ بِأُمِّهَا وَهِيَ فِي حِجْرِهِ بِهَذِهِ الْآيَةِ، وَإِذَا لَمْ تَكُنْ فِي حِجْرِهِ تَثْبُتُ حُرْمَتُهَا بِدَلِيلٍ آخَرَ وَهُوَ كَوْنُ نِكَاحِهَا مُفْضِيًا إلَى قَطِيعَةِ الرَّحِمِ سَوَاءٌ كَانَتْ فِي حِجْرِهِ أَوْ لَمْ تَكُنْ عَلَى مَا بَيَّنَّا فِيمَا تَقَدَّمَ إلَّا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى ذَكَرَ الْحِجْرَ بِنَاءً عَلَى أَنَّ عُرْفَ النَّاسِ وَعَادَتَهُمْ أَنَّ الرَّبِيبَةَ تَكُونُ فِي حِجْرِ زَوْجِ أُمِّهَا عَادَةً فَأَخْرَجَ الْكَلَامَ مَخْرَجَ الْعَادَةِ كَمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَلا تَقْتُلُوا أَوْلادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاقٍ-[19] وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَإِنْ خِفْتُمْ أَلا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً-[20] وَنَحْوِ ذَلِکَ"[21]

ہماری دلیل یہ ہے کہ کسی موصوف کے حکم کی تنصیص اس بات کی دلیل نہیں ہوتی کہ غیر موصوف کا حکم اس کے خلاف ہے کیونکہ تنصیص تخصیص پر دلالت نہیں کرتی لہذا زوجہ مدخولہ کی زیر تربیت کی بیٹی کی حرمت تو اس بات سے ثابت ہوئی اور جو زیر تربیت نہ ہو اس کی حرمت اور دلیل سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ زوجہ کی بیٹی سے نکاح قطع رحمی کا سبب ہو گا خواہ وہ زیر تربیت نہ بھی ہو باقی اس آیت میں اللہ نے اس صفت کا ذکر اس بناء پر کیا کہ لوگوں میں معروف طریقہ یہی ہے کہ زوجہ کی بیٹی شوہر کے زیر تربیت ہوتی ہے سو یہ کلام بر بنائے عرف وعادت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو بھوک کے ڈر سے اور اللہ کا فرمان ہے پس اگر تمہیں خوف ہو کہ تم عدل نہ کر سکو گے پس ایک ہی کافی ہے۔

ان آیات میں قید ذکر کرنے کا منشاء عرف وعادت کے طور پر ہے کیونکہ جو ربیبہ ہوتی ہے عام طور پر خاوند اس کو ساتھ رکھ لیتا ہے اور وہ اسی کی پرورش میں ہوتی ہے اگر ساتھ نہ بھی ہو تو پھر بھی اس کے ساتھ نکاح جائز نہیں ہے۔

امین احسن اصلاحی ربیبہ کے متعلق لکھتے ہیں:

"عربی زبان میں ہر صفت کو لازماً قید و شرط کی حیثیت حاصل نہیں ہو جاتی کہ ان میں سے کوئی نہ پائی جائے تو وہ حکم کالعدم ہو جائے، بلکہ اس کا انحصار قرینے پر ہوتا ہے۔ قرینہ بتاتا ہے کہ کون سی صفت قید اور شرط کا درجہ رکھتی ہے اور کون سی صفت محض تصویر حال کے لیے ہے۔ یہاں صرف قرینہ ہی نہیں، بلکہ تصریح ہے کہ ربیبہ کی ماں اگر تمھاری مدخولہ نہ بنی ہو تو اس ربیبہ سے نکاح میں کوئی قباحت نہیں۔ اس سے یہ بات صاف ہو گئی کہ ربیبہ کی حرمت میں اصل مؤثر چیز اس کی ماں کا مدخولہ ہونا ہے۔ اگر وہ مدخولہ ہے تو اس کی لڑکی سے نکاح ناجائز ہو گا، قطع نظر اس سے کہ وہ آغوش تربیت میں پلی ہے یا نہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اعلیٰ عربی، بالخصوص قرآن حکیم میں اثبات کے بعد نفی کے اسلوب یا نفی کے بعد اثبات کے اسلوب میں جو باتیں بیان ہوتی ہیں، وہ محض سخن گسترانہ نہیں ہوتیں، بلکہ کسی خاص فائدے کے لیے ہوتی ہیں۔ ان سے مقصود اکثر صورتوں میں رفع ابہام ہوتا ہے اس وجہ سے ان لوگوں کا خیال قرآن کے خلاف ہے جو ربیبہ کے ساتھ نکاح صرف اس صورت میں حرام سمجھتے ہیں، جب وہ نکاح کرنے والے کی آغوش تربیت میں پلی ہو بصورت دیگر وہ اس کے ساتھ نکاح کو جائز سمجھتے ہیں"۔[22]

ایک عورت سے شادی کرنے کے بعد اس کی بیٹی سے شادی کی ممانعت ہے چنانچہ ابن حزم اندلسی نقل فرماتے ہیں:

"عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَغْمِزُهَا لَا يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ لَا يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا"۔[23]

ابن جریج سے مروی ہے بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی عورت سے شادی کرے پھر وہ اس کی بیٹی سے شادی نہ کرے۔

حدیث جریج سے بھی واضح ہوتا کہ جب کوئی بندہ کسی عورت سے شادی کرتا ہے تو پھر وہ اس کی بیٹی سے شادی نہیں کر سکتا اس سے رشتوں کی حرمت واضح ہے۔

ربیبہ کے بارے میں مالکیہ کا موقف:

مالکیہ کے نزدیک بھی ربیبہ سے نکاح جائز نہ ہو گا ربیبہ پرورش میں ہو یا نہ ہوا گر ربیبہ کی ماں سے دخول ہو گیا تو ربیبہ سے نکاح جائز نہیں ہو گا۔

عبدالعزیز بن ابراہیم تمیمی مالکی لکھتے ہیں:

"سواء كانت الربيبة في حجر المتزوج أمها أم لا» وهذا مذهب مالك كما ذكره خلافًا لداود احتجاجًا بظاهر التقييد بالوصف في قوله تعالى: "في حجوركم" وقال الجمهور وهو خطاب خرج عن الغالب فلا مفهوم له".[24]

ربیبہ شوہر کی پرورش میں ہو یا نہ ہو یہ امام مالک کا مذہب ہے جو ذکر ہوا بر خلاف حضرت داؤد کے، وصف کے ساتھ ظاہری قید لگائی ہے اللہ تعالی کے فرمان **"في حجوركم"** کے تحت اور جمہور کہتے ہیں یہ اضافی قید ہے اس کا کوئی مفہوم نہیں ہے۔

اس پر دلیل حدیث پاک ہے جس کو امام ترمذی نقل کرتے ہیں:

"عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، أن النبي ﷺ قال: أيما رجل نكح امرأة فدخل بها، فلا يحل له نكاح ابنتها، وإن لم يكن دخل بها، فلينكح ابنتها، وأيما رجل نكح امرأة فدخل بها أو لم يدخل بها فلا يحل له نكاح أمها."[25]

عمرو بن شعیب اپنے باپ، وہ دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے کسی عورت سے نکاح کیا پس اس کے ساتھ دخول کر لیا اب اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح حلال نہیں ہے اور اگر دخول نہیں کیا تو اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے اور اگر کسی نے عورت سے نکاح کیا دخول ہوا یا نہیں ہوا اس کی ماں سے نکاح حلال نہیں ہے۔

اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ عورت سے نکاح کیا اور دخول ہو گیا تو اب اسکی بیٹی سے نکاح جائز نہیں ہے۔

ربیبہ کے بارے میں شوافع کا موقف:

شوافع کے نزدیک بھی ربیبہ تب حرام ہو گی جب ربیبہ کی ماں سے دخول ہو گا چنانچہ یحیٰ بن شرف نووی لکھتے ہیں:

"وأما الربيبة فهى بنت زوجته فإذا عقد النكاح على إمرأة حرمت عليه ابنتها حقيقة ومجازا من النسب والرضاع ثم الجمع، فإن دخل بالام حرمت عليه ابنتها على التأبيد، وإن ماتت الزوجة أو طلقها قبل الدخول بها جاز له أن يتزوج بابنتها، وسواء كانت الربيبة في حجره وكفالته أو لم تكن، وبه قال عامه أهل العلم"۔[26]

ربیبہ وہ بیوی کی بیٹی ہے جب کسی عورت سے نکاح کیا اس پر اس کی بیٹی حرام ہو گئی حقیقی طور پر اور مجازی طور پر نسب رضاعت اور جماع سے اگر دخول کر لیا اس کی ماں کے ساتھ تو اس پر بیٹی ابدی طور پر حرام ہو گی اور اگر بیوی مر گئی یا اس کو طلاق دے دی دخول سے قبل تو اب اس کی بیٹی سے شادی کرنا جائز ہے ربیبہ اس کی پرورش میں ہو یا نہ ہو یہی اہل علم کا موقف ہے۔

اس سے معلوم ہو گیا کہ شوافع کے نزدیک بھی اگر ماں کے ساتھ دخول ہو گا تو ربیبہ سے نکاح حرام ہو گا۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خن لکھتے ہیں:

"وهي الربيبة، فهي حرام على زوج أُمها، ولكن ليس بمجرد العقد، بل لا تنشأ الحُرمة إلا بالدخول على أُمها.قال تعالى: وَرَبَائِبُكُمُ اللاَّتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ اللاَّتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُواْ دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ :هذا ولا يشترط لحرمة الربيبة أن تكون في حجر زوج أُمها، بل هي حرام عليه، سواء كانت في حجره أو كانت تعيش بعيدة عنه".[27]

ربیبہ حرام ہو گی اپنی ماں کے شوہر پر لیکن محض عقد سے نہیں بلکہ ربیبہ کی ماں کے دخول کے ساتھ، اللہ کا فرمان" وَرَبَائِبُكُمُ اللاَّتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ اللاَّتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُواْ دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ" اس میں شرط نہیں ہے کہ وہ ماں کے شوہر کی گود میں ہو تو وہ حرام ہو گی پرورش میں ہو یا دور زندگی گزار رہی ہو۔

اس سے واضح ہو گیا کہ ربیبہ پرورش میں ہو یا دوسرے کسی شہر میں ہو دخول ہو گیا تو ربیبہ حرام ہو جائے گی۔

ربیبہ کے بارے میں حنابلہ کا موقف:

اگر کسی شخص نے شادی کی اور دخول سے قبل طلاق دے دی یا وہ فوت ہو گئی تو اس کے بارے میں ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں:

"أن الرجل إذا تزوج المرأة، ثم طلقها، أو ماتت قبل الدخول بها جاز له أن يتزوج ابنتها"۔[28]

اگر کسی شخص نے شادی کی اور دخول سے قبل طلاق دے دی یا وہ فوت ہو گئی تو اس کی بیٹی سے شادی جائز ہے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ حنابلہ کے نزدیک ربیبہ سے نکاح اس وقت جائز ہو گا جب دخول نہ ہوا ہو، اگر دخول ہو گیا تو ربیبہ سے نکاح جائز نہ ہو گا۔

محمد بن صالح حنبلی لکھتے ہیں:

"الراجح أنه لا يشترط في تحريم الربيبة على زوج أمها إلا شرط واحد، وهو الدخول بأمها".[29]

راجح یہی ہے کہ ربیبہ کی حرمت میں ایک شرط کے علاوہ کوئی شرط نہیں ہے اور وہ ہے ربیبہ کی ماں سے دخول۔

اس سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ ربیبہ کی حرمت میں ایک شرط ہے کہ ربیبہ کی ماں سے دخول ہو گیا ہوا گر دخول نہ ہوا تو ربیبہ حرام نہیں ہو گی بلکہ اس سے نکاح جائز ہو گا۔

محمد بن احمد بغدادی حنبلی لکھتے ہیں:

"ومن زنى بربيبته, أو وطئها بشبهة حرمت عليه أمها, ولم تحل له واحدة منهما أبدا".[30]

اور جس نے ربیبہ کے ساتھ زنا کیا یا وطی بالشبہ کی تو حرام ہو جائے گی اس مرد پر اس ربیبہ کی ماں اور وہ دونوں اس کے لیے ابدی حرام ہو جائیں گی۔

ربیبہ کے ساتھ بھی بیٹی جیسا ہی مقدس رشتہ ہوتا ہے حنابلہ کے نزدیک اگر کسی نے زنا کیا یا وطی بالشبہ کی تو وہ ربیبہ اور اس کی ماں دونوں اس شخص پر حرام ہو جائیں گی۔

اس سے معلوم ہوا کہ ائمہ اربعہ کے نزدیک سوتیلی بیٹی سے نکاح درست نہیں ہے جب اس کی ماں سے دخول ہو گیا ہو عصر حاضر میں ربیبہ تو دور کی بات ہے سگی بیٹی کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات پیش آ رہے ہیں۔

بیٹی سے زیادتی:

"عصر حاضر کا واقعہ کہ جس میں باپ نے بیٹی کو زیادتی کا نشانہ بنا ڈالا"۔[31]

شریعت اسلامیہ میں بیٹی کہ جس کی ماں سے دخول کر لیا ہو جنسی تعلق قائم کرنے کی اجازت نہیں ہے اس معاملہ میں جو اقدامات کرنے کی ضرورت ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

1۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو دیکھنا چاہئے۔

2۔اس شخص کو سر عام پھانسی ہونی چاہے۔

3۔ایسی عبرتناک سزا دینی چاہئے کہ کبھی دوبارہ ایسا واقعہ پیش نہ آئے۔

4۔ باپ تو عزت کا محافظ ہوتا ہے تو ایسے باپ کے لیے کتنا شرم کا مقام ہے۔

5۔بیٹی کو تحفظ باپ دیتا ہے اور اس طرح کے واقعات سے باپ اور بیٹی کے درمیان محبت کا کونسا رشتہ قائم ہو گا۔

6۔ہر بیٹی اپنے باپ سے ڈرے گی۔

7۔ایسے واقعات سے باپ بیٹی کے رشتہ میں شکوک وشبہات جنم لیں گے جو کہ زہر قاتل ہیں۔

8۔اہل اقتدار انصاف کریں۔

9۔ قانون کی بالادستی سے ایسے واقعات روکے جاسکتے ہیں۔

10۔پولیس کا مقدمہ درج کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔

ایسے واقعات کا پاکستان میں ہونا لمحہ فکریہ ہیں ان کا سدباب کرنا ہوگا، حرمت مصاہرت کے مسائل سے عدم واقفیت ہے جس کی وجہ سے ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔

"سپریم کورٹ کا حالیہ کیس اس بات کا گواہ ہے جس کو الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر بھی اٹھایا گیا کہ ماں کو طلاق دے کر سوتیلی بیٹی سے بیاہ رچالیا سپریم کورٹ میں سماعت کے بعد ماں بیٹی کی آپس میں لڑائی ہوگئی تاہم پولیس نے مداخلت کرتے ہوئے بیچ بچاؤ کرایا"۔[32]

عصر حاضر کا سپریم کورٹ کا کیس لمحہ فکریہ ہے جس میں ایک شخص نے عورت سے شادی کی پھر اسکو طلاق دے کر اس کی بیٹی سے شادی کرلی۔

خلاصہ مضمون

فقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ربیبہ اپنی ماں کے خاوند پر تب حرام ہوگی جب اس نے ربیبہ کی ماں سے دخول کرلیا ہوا گرچہ ربیبہ اس کی پرورش میں نہ ہو جبکہ متقدمین اور اہل ظواہر نے اختلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں ربیبہ اس وقت حرام ہوگی جب وہ اپنی ماں کے دوسرے شوہر کی پرورش میں ہو اگر وہ پرورش میں نہیں بلکہ کسی دوسرے شہر میں ہے تو اب یہ شخص اس عورت سے نکاح کرسکتا ہے۔ حضرت علی کے قول کے مطابق اگر گود میں ہو تو پھر نکاح حرام ہے اگر گود میں نہیں تو پھر نکاح جائز ہے لیکن یہ قول غریب ہے اللہ نے مرد پر اس کی بیویوں کو صرف عقد نکاح سے حلال کیا ہے نہ کہ ان کے مہر ادا کرنے کی وجہ سے کیونکہ اگر کوئی مرد عقد نکاح کے بعد بیوی کو طلاق دے دے اور اس نے ابھی مہر ادا نہ کیا ہو تو تب بھی اس مرد کی اپنی بیوی پہ طلاق واقع ہو جائے گی مہر ادا کرنے کی قید بطور عادت غالب کے ہے اسی طرح ربیبہ کے ساتھ زیر پرورش کی قید بطور غالب عادت کے ہے کیونکہ عام طور پر ربیبہ مرد کے ہی زیر پرورش ہوتی ہے۔ائمہ اربعہ کے نزدیک ربیبہ تب حرام ہوگی جب اس کی ماں سے دخول کرلیا لیکن اگر ابھی دخول نہیں ہوا تو ربیبہ حرام نہیں ہوگی پرورش کی قید ذکر کرنے کا منشاء عرف وعادت کے طور پر ہے کیونکہ جو ربیبہ ہوتی ہے خاوند اس کو ساتھ ہی رکھ لیتا ہے اور وہ اسی کی پرورش میں ہوتی ہے اگر ساتھ نہ بھی ہو تو پھر بھی اس کے ساتھ نکاح جائز نہیں ہے۔

حوالہ جات

1 ۔ سعدی، ابو حبیب، القاموس الفقهي لغة واصطلاحا، ص142، دار الفکر، دمشق، سوریة، ط2، 1408ھ/1998م، ص142

2 ۔ النساء4:23

3 ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب: وربائبکم اللاتي في حجورکم من نسائکم اللاتي دخلتم بهن، رقم الحدیث5106، دار طوق النجاة، بیروت ط1، 1422ھ 7/11

4 ۔ مسلم، بن الحجاج، ابو الحسن القشیری، صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب تحریم الربیبة، وأخت المرأة، رقم الحدیث، 1449، دار احیاء التراث العربي، بیروت، لبنان، س ن، 2/1072

5 ۔ سملالی، حسین بن علی، رَفْعُ النِّقَابِ عَن تنقیح الشّهاب، مکتبة الرشد للنشر والتوزیع، الریاض، ط1، 1425 / 2004م، 3/32

6 ۔ صنعانی، ابو بکر عبد الرزاق، المصنف، کتاب النکاح، بَابٌ: وَرَبَائِبُكُمُ، رقم الحدیث، 10834، المجلس العلمي، الهند، ط2، 1403ھ، 6/278،

7 ۔ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، دار الکتب العلمیة، منشورات محمد علي بیضون، بیروت، ط1، 1419ھ، 2/220

8 ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب: وأمهاتکم اللاتي أرضعنکم، رقم الحدیث5101، 7/11

9 ۔ قرطبیؒ، محمد بن عبد اللہ، جامع لاحکام القرآن، دار الکتب المصریة، القاهرة، ط، 2، 1384ھ/1964م، 5/112

10 ۔ الاحزاب33:50

11 ۔ البقرہ2:236

12 ۔ قرطبیؒ، محمد بن عبد اللہ، جامع لاحکام القرآن، 5/112

13 ۔ سعیدی، غلام رسول سعیدی، نعم الباری، شرح بخاری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، کراچی، پاکستان، س ن، 9/499

14 ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب: وربائبکم اللاتي في حجورکم من نسائکم اللاتي دخلتم بهن، رقم الحدیث5106، 7/11

15 ۔ http://urdu.unnnews.net/

16 ۔ سرخسی، محمد بن احمد، المبسوط، دار المعرفة، بیروت، 1414ھ/1993م، 4/199

17 ۔ النساء4:23

18 ۔ کاسانی، علاء الدین، بدائع الصنائع، دار الکتب العلمیة، ط2، 1406ھ/1986م، 2/259

19 ۔ بنی اسرائیل17:31

20 ۔ النساء4:3

21 ۔ کاسانی، علاء الدین، بدائع الصنائع، 2/259

22 ۔ اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، 2009ء/1430ھ، 2 /276

23 ۔ اندلسی، ابن حزم، المحلی بالآثار، کتاب النکاح، دار الفکر، بیروت، لبنان، س ن، 9/145

24 ۔ تمیمی، عبد العزیز بن ابراہیم، روضة المستبین في شرح کتاب التلقین، دار ابن حزم ط1، 2010ء/1431ھ، 1/780

25 ، ترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی ابواب النکاح، باب ماجاء فیمن یتزوج المرأة ثم یطلقها قبل أن یدخل بها هل یتزوج ابنتها أم لا، رقم الحدیث

،1117، دار الغرب الِاسلامی، بیروت، 1998ء، 416/2

26 ۔ نووی، یحیٰ بن شرف، المجموع شرح المھذب، دار الفکر، بیروت، س ن، 216/16

27 ۔ خن، ڈاکٹر مصطفی، الفقہ المنھجي علی مذھب الِامام الشافعي، دار القلم للطباعۃ والنشر والتوزیع، دمشق، ط4، 1413ھ/1992م، 28/4

28 ۔ ابن قدامہ، موفق الدین، المغني لابن قدامۃ، مکتبۃ القاھرۃ تاریخ النشر 1388ھ، 112/7

29 ۔ عثیمین، محمد بن صالح، الشرح الممتع علی زاد المستقنع، دار ابن الجوزي، ط1، 1422ھ/12، 123/1428

30 ۔ بغدادی، محمد بن احمد، الِارشاد الی سبیل الرشاد، مؤسسۃ الرسالۃ، 1419ھ/1998م، ص285

31 ۔ https://www.neonetwork.pk/23-Mar-2019/68372?show=preview

32 ۔ DAILY EXPRESS,LAHORE,SATURDAY-OCTOBER 6.2018,PAGE NO,8